رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مظلومیت

عبدالماجد ندیم

چاچڑ کندھ کوٹ

یہ بات ہرایک امتی کوذہن نشین ہے کہ مشرکین مکہ نے آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اوران کے غلاموں کو اپنے شدید ظلم وستم ایذاء تنقید وغیرہ کا نشانہ بنایا تھا،لیکن یہ بات معلوم کرنا ضروری ہے کہ ایذاوتعذیب کی دوقسمیں ہیں: جسمانی اورلسانی۔ بظاہر جسمانی اذیت زیادہ تکلیف دہ اور جانگسل نظر آتی ہے لیکن دشمن اپنی زبان سے طعن وتشنیع اورسب وشتم کے جوتیر چلاتا ہے،اس کے گھاؤ کچھ کم گہرے نہیں ہوتے، بلکہ زیادہ گہرے اورنا قابل برداشت ہوتے ہیں۔ نیزے اورتلواروں کے زخم تو کچھ دنوں میں بھر جاتے ہیں لیکن جراحات اللسان مدت العمر نہیں بھر پاتے تب تو حضرت شیر خداؓ نے فرمایا:جراحات السنان لها التيام ...... ولا يلتام ماجرح اللسان۔ حضور کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اورآپ کے جاں نثار صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کودونوں قسم کی تعذیب واذیت یاہدف ونشانہ بنایا گیا۔

رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مظلومیت: (۱) امام ابن اسحاقؒ کا قول ہے کہ: قریش کے دل میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اورآپ کے ساتھ ایمان لانے والوں (صحابہ کرامؓ) کی عداوت ومخالفت کا جذبہ انتہائی شدت اختیار کر گیا توانہوں نے اپنے اوباشوں کوحضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خلاف برانگیختہ کردیا۔فكذ بوه وأذوه ورموه بالشعر والسحر واالكهانة والجنون۔(سيرة ابن هشام: ۱/ ۳۰۸)۔ چنانچہ انہوں نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تکذیب کی،آپ کوایذاوتکلیف پہنچائی اورآپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر شاعری، جادوگری، کہانت اورجنون کی تہمت لگائی۔اسلام کی دعوت توحید پر مشرکین مکہ نے مشتعل ہوکر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ظلم وستم اورتکلیف کی انتہا کردی۔(۲) یہ لوگ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی راہ میں کانٹے بچھاتے،نماز پڑھتے وقت ہنسی مذاق اڑاتے، سجدہ میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی گردن پراوجھڑی لاکرڈال دیتے، گلے میں چادر لپیٹ کراس زور سے کھینچتے کہ گردن مبارک میں بدھیاں پڑ جاتیں۔ باہر نکلتے توشریر لڑکے پیچھے غول باندھ کر چلتے (مسند امام احمد:۱/۳۰۲) نماز باجماعت میں قرآن زور سے پڑھتے تو قرآن لانے والے (رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اورقرآن کواتارنے والے خدا کوگالیاں دیتے۔ سیرت النبی:۱/۲۵۵۔(۳) امام بخاریؒ نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اورآپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابہ کرامؓ پر مشرکین مکہ کے مظالم کا مستقل باب باندھا ہے۔اس میں حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم سجدہ میں تھے اورقریش کے لوگ اردگرد جمع تھے۔عقبہ بن ابی معیط اونٹ کی اوجھ (نجاست سمیت) لے کرآیا اورحضوراکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پشت پرڈال دی۔ حضور نے سجدہ سے سرنہ اٹھایا۔حضرت فاطمہؓ تشریف لائیں اوراسے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پیٹھ سے ہٹایا اورعقبہ کو بددعا دی۔حضوراکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فارغ ہوکرابوجہل عقبہ،شیبہ، امیہ بن خلف (وغیرہ) کے لئے اللہ سے بددعا فرمائی۔ چنانچہ (حضرت ابن مسعودؓ) نے کہا میں نے

دیکھا کہ یہ بدر کے میدان میں قتل ہوئے۔ اور ایک اندھے کنویں میں ڈال دیئے گئے سوائے امیہ کے کہ اس کا جوڑ جوڑ کٹ کر جدا ہوگیا تھا۔ وہ کنویں میں نہ ڈالا جاسکتا۔ (صحیح البخاری، باب مالقی النبی واصحابہ من المشرکین بمکہ)

امام ابن کثیر رحمہ اللہ تعالیٰ بھی روایت امام احمد رحمہ اللہ سے نقل کرکے لکھتے ہیں کہ: صحیح بخاری کے بعض الفاظ میں ہے کہ جب قریش نے یہ کہا تو ہنسنے لگے اتنے ہنسے کہ ایک دوسرے پر گر پڑے۔ لعنهم الله۔ اس روایت میں ہے کہ جب حضرت فاطمہؓ نے وہ اوجھ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ہٹائی تو انہیں برا بھلا کہا اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نماز سے فارغ ہوئے تو ہاتھ اٹھا کر ان کے لئے بددعا کی جب کافروں نے دیکھا تو ان کی ہنسی ختم ہوئی اور آپ کی بددعا سے ڈر گئے۔ (البدایہ والنہایہ: ۳/۴۴)۔ (۴) حضرت عروہ بن زبیرؓ سے روایت ہے کہ میں نے عبداللہ بن عمرو بن العاص سے پوچھا کہ مشرکین نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جوسب سے زیادہ ظلم کیا ہو اس کے بارے میں مجھے خبر دیجئے۔ جواب میں حضرت عبداللہ بن عمروؓ نے فرمایا: ایک دفعہ نبی کریم حرم کعبہ میں نماز پڑھ رہے تھے کہ عقبہ بن ابی معیط آگیا اور اپنی چادر حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی گردن مبارک میں ڈال کر نہایت شدت سے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا گلہ مبارک گھونٹا۔ حضرت ابوبکرؓ آتے اسے کندھوں سے پکڑا اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دفع کیا اور فرمایا: ﴿اتقتلون رجلاً أن يقول ربي الله﴾ (الآیة)۔ اور بیہقیؒ نے مجھے عروہؓ سے اسی مضمون کی روایت کی ہے۔ کہ میں نے عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ سے پوچھا، انہوں نے کہا: ایک دن اشراف قریش حرم کعبہ میں جمع ہوئے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے، حجر اسود کو بوسہ دیا، پھر بیت اللہ کا طواف کیا اشراف قریش باتوں سے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر طعنہ زنی کرنے لگے، دوسرے اور تیسرے طواف پر بھی اسی طرح کیا۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک پر ناگواری کے آثار ظاہر ہوئے۔ دو دوسرے دن اسی طرح رؤساء قریش جمع ہوئے جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے فوثبوا إليه وثبة رجل واحد فاحاطوا به۔ توسب نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گھیر لیا اور یکبارگی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ٹوٹ پڑے۔ میں نے ان میں سے ایک شخص کو دیکھا اس نے اپنی چادر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے گلے مبارک میں ڈال کر اس زور سے کھینچا۔ حضرت ابوبکرؓ درمیان میں حائل ہوگئے، رونے لگے اور کہنے لگے: تمہاری خرابی ہو۔ اتقتلون رجلاً ان يقول ربي الله۔ اس پر وہ حضور سے ہٹ گئے۔ یہ قریش کا بہت بڑا ظلم تھا میں نے کبھی نہیں دیکھا کہ انہوں نے اس قسم کا تشدد اس سے قبل کیا ہو، یہ روایت امام ابن کثیر نے اپنے کتاب البدایہ والنہایہ: ۳/ ۴۹، میں ذکر کی ہے۔

(۵) امام ابن ھشامؒ لکھتے ہیں مجھے بعض اہل علم نے خبر دی ہے کہ: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قریش سے سب سے زیادہ سخت تکلیفیں یہ اٹھائی کہ آپ ایک دن گھر سے نکلے۔ فلم يلقه احدٌ من الناس الا كذبه وآذاه لاحر ولا عبد۔ تو لوگوں میں سے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جو بھی ملا خواہ آزاد تھا خواہ غلام اس نے آپ کی تکذیب کی اور آپ کو تکلیف دی۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گھر واپس لوٹے تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس شدت تکلیف کی وجہ سے جو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پہنچی تھی، کپڑا اوڑھ لیا پس رب العزۃ نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر نازل فرمایا: یاایها المدثر قم فأنذر (سیرت ابن ھشام: ۱/ ۳۰۱)

مصیبت عین راحت ہے، اگر ہو عاشق صادق کوئی پروانے سے پوچھے کہ جلنے میں مزا کیا ہے ......☆